ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه

حمایت نامۂ ایمان

یعنی

علامہ جامی علیہ الرحمہ کے عقاید نامہ کا ترجمہ اردو نظم میں یادگار آغاز تعلیم شہزادہ

بلند اقبال نواب میر حمایت علیخاں بہادر المخاطب اعظم جاہ ولیعہد سلطنت دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جسکو

الحاج الحافظ حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ خانصاحب المخاطب

فضیلت جنگ علیہ الرحمہ استاد سلاطین دکن نے پسند و منظور فرمایا تھا

مترجمہ

حضرت مولانا مولوی حاجی محمد مظفر الدین صدیقی المتخلص معلی حیدرآبادی علیہ الرحمۃ

جو مددگار ناظم ثقافت سرکار عالی

مطبوعہ

باہتمام محمد ریاض الدین علی صدیقی ریاض خلف حضرت معلی مرحوم و مغفور

حامداً مصلیاً مسلماً

برادرانِ اسلام! جاننا چاہیئے کہ علم عقائد جملہ علوم و فنون میں اہم ترین علم ہے انسانی ہستی میں حیثُ الاسلام سب سے پہلے جو چیز واجب ہے وہ یہی علم عقائد ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسی کی بدولت انسان مسلم کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔

نجاتِ اُخروی کیلئے ہر چند اعمالِ صالحہ کی ضرورت ہے لیکن بدون درستیٔ عقائد کوئی عمل مقبول نہیں۔

عقائد اہل سنت والجماعۃ کے بیان میں اگرچہ اب تک ابنائے ملک کی خاطر اردو زبان میں بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن رسالہ ہٰذا **اجابت نامۂ ایمان** کو دیگر رسائل عقائد پر علاوہ سلیس اردو میں بہت مختصر رسالہ ہونے کے اور دو وجہ سے ترجیح حاصل ہے ایک تو یہ کہ رسالۂ ہٰذا علامہ جامی علیہ الرحمہ کے مشہور و مقبول عقائد نامۂ فارسی کا اردو ترجمہ ہے دیگر یہ کہ مضامین منظوم ہونے کی وجہ سے دلنشین ہیں۔ مردوں عورتوں بچوں کو زبانی یاد کر لینا بالکل سہل ہے۔

وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یَّنْفَعَ الطَّالِبِیْنَ بِھَا کَمَا نَفَعَ بِاَصْلِھَا اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ

صفی الدین محمد

نوٹ = اس رسالہ کے طبع اول و ثانی میں حمد باری تعالیٰ کے پہلے شعر کا دوسرا مصرع (خالق ارض و سما اور اِس سے (پیدا کرنیوالا عالم کا وہی ہے پاک رب) اس وجہ سے طبع کرایا گیا ہے کہ حضرت معظّم لہٗ کے دو مسودہ اس رسالہ کی بابت ہم کو دستیاب ہوئے ہیں جن میں سے ایک مسودہ میں مصرعہ مذکور درج ہے ہم نے دونوں مصرعوں کو بنظر غور دیکھا تو یہ بات معلوم ہوئی کہ خالق ارض و سما والے مصرعہ سے پیدا کرنیوالا عالم کا وہی ہے پاک رب بہت بلیغ پایا گیا جس کا اندازہ ناظرین بھی فرما سکتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ بندہ نواز قدس سرہ العزیز

قطعہ تاریخ طبع حمایت نامۂ ایمان

نتیجۂ فکر حضرت مولانا مولوی سید شاہ حسین محمد اکبر محمد محمد الحسینی صاحب المتخلص خیر سجادہ نشین روضۂ منورۂ بزرگ گلبرگہ شریف

کہہ کے بسم اللہ اے دل با خلاص و ادب
حمد رب العالمین نعت شہنشاہ عرب

شہر علم پاک ہیں آقا مرے اُمّی لقب
جن کے آگے انبیا کے طے ہیں زانوئے ادب

کیسا پیارا نام ہے صلّ علیٰ صلّ علیٰ
لب پہ آتے ہی چمٹ جاتے ہیں فوراً لب سے لب

پڑھ درود اُن پر ہمیشہ ہر گھڑی ہر دم مدام
ہیں محمد مصطفےٰ صلّ علیٰ محبوب رب

اُن کی آلِ پاک اور اصحاب پر بھی ہو درود
ہر طرح جنکی نفوس قدسیہ ہیں منتخب

اولیا علمائے دینِ پاک پر رحمت مدام
جن کی خاص اخلاص ہستی ہے ہدایت کا سبب

بر سرِ مطلب طبیعت آگئی شکر خدا
حق تعالیٰ نے ہمیں علم عقائد کی طلب

اعتقاد اہلِ سنت والجماعت کے لئے
ہے عقائد نامۂ علامہ جامیؒ منتخب

وہ زبانِ فارسی میں مستند منظوم ہے
جس کا اردو نظم میں ترجمہ بھی ہے عجب

محترم حضرت معلی ہیں مترجم اس کے خاص
تھے جو یکسر فدائے شہنشاہ عرب

اس کے ہر ہر شعر میں تاثیر فیض عام ہے
دیکھ لیجے پڑھ کے دل میں ہو اگر حسن طلب

در حقیقت ہے شریعت اور طریقت کا نچوڑ
مخزنِ اسرارِ حق کہئے اسے از فضل رب

مبتدی کو بھی مفید اور منتہی کو بھی مفید
ہیں عجب اس کے مضامیں کے مطالب منتخب

حاشیہ اس کا جزاک اللہ بطرزِ دل نشیں
ہے رحیم الدین صاحب کی توجہ کا سبب

فی البدیہ اے خیر کہہ دو مصرعۂ تاریخ طبع
چھپ گیا بہتر حمایت نامۂ ایمان لو اب

١٣٤٤ھ

ہے اُسی کے واسطے حمد و ثنا تعریف سب — پیدا کرنے والا عالم کا وہی ہے پاک رب

ذات اُس کی ہے قدیمی سارے عیبوں سے بری — اُس کی قدرت کے احاطہ میں ہے شئی چھوٹی بڑی

سارے عالم کو عدم سے اُس نے بخشا ہے وجود — خالقِ ہر جزو و کُل ہے بس وہی رب وُدود

اُس نے روشن دل ہمارا نورِ ایماں سے کیا — بھیجکر نبیوں کو رستہ دین کا دکھلادیا

ہم کو اُمت میں کیا پیدا رسولِ پاک کی — یہ شرف دیکر ہمیں عزت بڑھائی خاک کی

دے کے حضرت کو شرف عالم پہ اور نبیوں پہ سب — ان کو مختارِ خدائی کر چکا وہ پاک رب

اور رائج کردیا دینِ محمد چار سو — یعنی نقارہ بجایا فتحِ دیں کا کُو بہ کُو

نعتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سارے عالم سے ہے افضل ذاتِ پاکِ مصطفٰے — انبیا[1] اور اولیا[2] کے ہیں امام اور پیشوا

[1] وہ برگزیدہ بندے جن کو اللہ پاک نے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا۔

[2] اللہ کے وہ نیک بندے جنھوں نے خدا اور رسول کے احکام جان و دل سے بجالائے اور اسی اطاعت سے تقرب الٰہی حاصل کیا۔

ذاتِ والا کی کوئی پیدا نہ کی حق نے نظیر | کرکے ختم المرسلین یعنی رسولوں میں اخیر
جن و انساں پر رسالت و نبوت[1] انکی خاص | دوسرے نبیوں کو یہ حاصل نہیں ہے اختصاص
حشر میں بابِ شفاعت وہ کریں گے پہلے وا | اُن کو ہی اللہ نے یہ مرتبہ عالی دیا
چار ہیں اُن کے خلیفے[2] خاص پھر کارِ دیں[3] | سب ہے انتظم کار اُن سے ہویدا بالیقیں
پہلے ہیں صدیق اکبر دوسرے عادل عمرؓ | تیسرے عثمانؓ ہیں چوتھے علیؓ نامور
اور بھی جتنے صحابہ[4] ہیں رسول پاک کے | واجب التعظیم ہیں وہ سب ہمارے واسطے
بعد ان کے تابعین[5] پھر بعدِ تبع تابعین[6] | پھر ائمہ مجتہد[7] پھر راسخانِ علم دیں
حق تعالی سے ہو نازل اُن پہ رحمت اور درود | ہر زمانہ میں رہا ہے نفع بخش اُن کا وجود
باطناً وہ ہیں اولی الامر امورِ دینیات | ظاہراً شاہانِ عادل کیلئے بھی ہے وہ بات

مدح پادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ

میر عثمان علیخان شاہ آصف جاہ ہیں | نظم کار دیں سے اور دنیا سے وہ آگاہ ہیں
متصف ہر اک صفت سے اُن کی عالی ذات ہے | اُن کی دانشمندوں میں مقبول ہر اک بات ہے

[1] وہ برگزیدہ بندے جنکو اللہ تعالی نے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا اور کتاب و شریعت بھی دی [2] جانشین رسول صلعم [3] شریعت و مذہب جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لائے [4] وہ بزرگوار جنھوں نے بحالت ایمان رسول کو دیکھا [5] وہ حضرات جنھوں نے بحالت ایمان صحابہ کو دیکھا [6] وہ مسلمان جنھوں نے تابعین کو دیکھا۔
[7] وہ فقہا و علماء جنھوں نے قرآن و حدیث و اجماع امت اور قیاس سے مسائل دین کا استخراج فرمایا یہاں ائمہ اربعہ (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی حضرت امام مالک بن انس حضرت امام محمد بن ادریس شافعی۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہم مراد ہیں جنکی امامت پر امت مرحومہ کا اجماع ہوچکا ہے۔ ان کے متبعین شرقاً و غرباً موجود ہیں اور تا قیامت رہیں گے ان شاء اللہ تعالی۔

ہم پہ لازم ہی اطاعت اُس شہ ذیجاہ کی
ہے اطاعت اسکی گویا بندگی اللہ کی

نیک سیرت نیک خصلت نیک عادت خوشخصال
آصفِ سابع نظام الملک شاہِ ذیکمال

تا صدوسی سال رکھ اِن کو سلامت یا الٰہ
سایہ افگن آل اور اولاد پر باعز و جاہ

اِن کو مقصودِ دلی ہر حال میں حاصل رہے
خرّم و خوش ہر گھڑی ہر لحظہ اُن کا دل رہے

اِن کو رکھ محفوظ یارب ہر بلا آفات سے
پرورش عالم کی وابستہ ہو اُن کی ذات سے

سارے عالم میں سخاوت سے ہوا مشہور نام
دل سے دیتے ہیں دعائیں رات دن سب خاص و عام

کیا بیاں ہو اس زباں سے شاہ کے اوصاف کا
کر دعا پر ختم گر خواہاں ہے تو الطاف کا

یا الٰہی تا صدوسی سال یہ قائم رہیں
سایہ گستر ان پہ عثمان و علی دائم رہیں

سببِ تالیفِ کتاب

ہے عقاید نامہ جو مشہورِ عالم بر ملا
حضرتِ جامی علیہ الرحمہ نے جسکو لکھا

فارسی میں وہ عقائد نامہ جو منظوم ہے
اُس کی ہرذِ تعلیم کو مقبولیت معلوم ہے

مختصر عمدہ مفید اُس میں مضامیں لکھ دیے
اس کی اُن کو حضرتِ خالق جزائے خیر دے

بعض احبابِ دلی نے مجھ سے فرمایش یہ کی
اُس رسالے کا کرو تم ترجمہ اُردو میں بھی

نظمِ اُردو میں عقائد نامہ وہ مذکور ہو
دیکھ کر جسکو دلِ ہر اہلِ دیں مسرور ہو

اور کیا اصرار یہ کام اپنے ذمّہ لیجیے
ترجمہ اس کا قریب الفہم اُردو کیجیے

تا بحسبِ حالِ دوران حال کے تعلیم یاب
سمجھیں مضمون عقائد کو بہ آسانی شتاب

اُن کی فرمایش کو میں نے کرلیا دل سے قبول
تا ثواب اس کام کا ہوتا رہے مجھکو حصول

دل میں میرے تھا سبب اس کام کا اک اور بھی
میں نے اُن احباب کی تکمیل فرمایش جو کی

عمدہ اک تقریب کا یہ سال نیکو فال تھا
یعنی سن تھا شاہزادوں کی بھی وہ تعلیم کا

اس رسالے کا ہوا آغاز اچھے سال میں
عزتِ مقبولیت اس کو ملی ہر حال میں

یادگارِ میمنت تعلیم کے آغاز پر
اس رسالے کا ہوا ہے ترجمہ بھی پُراثر

نام شہزادہ سے ہی موسوم یہ جو نیک کام
ہے حمایت نامۂ ایمان مقرر اسکا نام

نیک نیت پر ہوا ہے کارِ دینی اختتام
نامِ شہزادہ سے تا جاری رہے فیض مدام

ترجمہ منظوم جو میں نے یہ اُردو میں کیا
فیض ہے بس حضرتِ جامی کی روحِ پاک کا

کی جو فکرِ سال میں نے اے معلّی نیک پے
کہدیا دل نے (تمامی ترجمہ مقبول ہے)

۱۳ ھ ۳۲

آغاز کتاب

حمدِ حق نعتِ نبیؐ کے بعد مومن جان لے
اس نصیحت کو مری دل سے یقیناً مان لے

یعنی پہلا فرض یہ ہر عاقل و بالغ پہ ہے
دل میں محکم[۱] اعتقاد اپنے رکھے وہ نیک پے

اور زباں سے بھی کرے اقرار[۲] صدق ایمان کا
بے تردد[۳] اور بلا شک دین کے ارکان[۴] کا

کرکے سب دل سے قبول اس بات کا اقرار ہو
دخل کچھ شک کو ہو اسمیں اور نہ کچھ انکار ہو

۱ مضبوط ۲ سچا اقرار ۳ بدرجہ یقین ۔
۴ ارکانِ دین پانچ ہیں ۔ کلمۂ توحید نماز روزہ زکوٰۃ حج ۔

پاسِ خاطر سے نہ حرصِ مال سے ہو قیل و قال | خالصًا مضبوطِ حالِ دل ہو اور صدقِ مقال

ایمانِ مجمل[1] کی صفت

خالقِ آدم وہی ہے خالقِ عالم وہی | خالقِ بیجان و بیدم خالقِ ہر دم وہی

پیدا کرنیوالا[2] انساں کا وہ ذی اطلاق ہے | بلکہ کل ذراتِ عالم کا وہی خلّاق ہے

کی عدم سے جانبِ ہستی اُسی نے رہبری | تھا وہی پہلے[3] رہیگا بھی وہی ہے بھی وہی

گنتی اور حد کے احاطہ کی ہے تہمت سے بری | اُس کی یکتائی میں ہرگز شک نہ کرے مدّعی

اُس نے[4] ہی مبعوث ہم پر ذاتِ حضرت کو کیا | یعنی احمد مجتبےٰ شاہِ رُسل خیر الوریٰ

ہے عرب سے تا عجم روشن محمد ہی کا نام | جن و انساں پر ہے جاری اُنکا ہر اک حکم عام

سب ثقہ[5] اصحابؓ کے اقوال سے ثابت یہ ہے | ہیں نبی سچے محمد اُن پہ رحمت پے بہ پے

حق کی جانب سے جو کچھ حضرت نے[6] دی ہمکو خبر | حکم ہے اللہ کا وہ بالیقیں کل معتبر

صدقِ دل سے اُس پہ ایمان لانا ہم سب پہ فرض | معنی ایمانِ مجمل کر دیئے خدمت میں عرض

اب اُسی کی آپ کو تفصیل گر درکار ہے | شرح اُسکی بھی بیاں کرنی نہ مجھپر بار ہے

---

[1] مختصر [2] پیدا کرنیوالا [3] آیۂ کریمہ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ کی طرف اشارہ ہے یعنی سب سے پہلے بھی وہی تھا اور سب
آخر بھی وہی رہے گا [4] آیۂ کریمہ وَھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ
وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ سبحانہ کی ہی ذاتِ پاک نے اَن پڑھ لوگوں میں سے
ایک رسول کو ان کی طرف بھیجا جو اللہ پاک کی آیات ان کو سناتے اور اُن کے نفوس کا تزکیہ فرماتے اور اُن کو
کتاب اللہ اور حکمۃ شرعی کی تعلیم دیتے ہیں [5] معتبر قابل وثوق [6] آیۂ کریمہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی
کی طرف اشارہ ہے یعنی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ وحیِ الٰہی کے موجب فرماتے تھے

حق تعالیٰ کے واجب الوجود ہونیکا بیان

جس کسی کو عقل ہو پھر عقل بھی باریک بیں
بیگماں اس بات کا ہو گا اُسے دل سے یقیں

یہ زمین و آسماں اور بیچ میں اسکے جو ہے
کہنہ و نو جسم و جاں اچھا بُرا ہر ایک شئے

ایک صانع[١] کا وجود ان صنعتوں کے واسطے
چاہیئے دائم قیام و فیض بخشی کے لئے

گھر کسی نے بھی کہیں دیکھا ہے بغیر خانہ ساز
لکھنے والا گر نہ ہو تو نقش کا کیا امتیاز

پس ہوا معلوم جو ظاہر ہے یہ ہر ایک شئے
اس کی ہستی[٢] اور بقا تقدیر[٣] پر خالق کے ہے

ذات پاک اس کی عرض[٤] ہرگز نہیں جوہر[٥] نہیں
ہر خیال و ہر گماں سے دور ہے وہ بالیقیں

سب خیالات اور گمان و وہم سے برتر ہے وہ
فکر اور اندیشہ کے حیطہ سے بھی باہر ہے وہ

ہیں بلند و پست اُسی کی ذات کے محتاج[٦] سب
بے نیاز اور حاجتوں سے ہے بری وہ پاک رب

تھا وہی اول سوا اور کچھ بھی نہ تھی یہ کائنات
ہے سب اس ہستی کا اس ذات قدیمی سے ثبات

حی[٧] بھی اُس کا نام ہے قیوم[٨] بھی ہے اُس کا نام
سب فنا[٩] ہو جائیں گے باقی رہے گا وہ مدام

---

١ بنانیوالا ٢ آیۂ کریمہ خلق کل شیئ فقدرہ تقدیرا کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ پاک نے سب چیزوں کو پیدا کیا اور ان کا ایک اندازہ مقرر فرمایا ٣ آیۂ کریمہ انا کل شیئ خلقناہ بقدر کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ پر پیدا کیا ہے ٤ جو چیز اپنی ذات سے قائم نہیں وہ عرض ہے جیسے رنگ وغیرہ ١٢
٥ جو چیز اپنی ذات سے قائم ہو جیسے پتھر جھاڑ وغیرہ ٦ آیۂ کریمہ واللہ الغنی وانتم الفقراء کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ سبحانہ ہی غنی ہے باقی تم سب اس کے محتاج ہو ٧ ہمیشہ ٨ زندہ رہنے والا ١٢
٧ آیۂ کریمہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے ٨ قائم رہنے والا ٩ آیۂ کریمہ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام کی طرف اشارہ ہے کہ روئے زمین پر جتنے جاندار ہیں سب فنا ہونے والے ہیں اور اے نبی کریم صرف آپکے پروردگار کی ذات باقی رہیگی جو بڑے جلال اور عزت والا ہے

اس سوا کیا کوئی سمجھے اس کی کنہ[۱] ذات کو (حقیقت کے) — ماعرفناک[۲] اور واضح کرتی ہے اس بات کو

اس کا ہر اک وصف ہے اوصافِ عالم سے جدا — ہے نہ مثل[۳] اس کا کوئی سب سے نرالا ہے خدا

حق تعالیٰ کی یکتائی کا بیان

ہے احد[۴] وہ ذاتِ واحد اس کی یکتا بے نظیر — ہے عدد گنتی سے برتر وحدتِ ربِّ قدیر

جس کو وحدت اس یگانے کی مشاہد[عہ] ہو گئی — سب عدد معدود سے فارغ وہ بے حد ہو گئی

عزت اور عظمت کا اس کی اس قدر میداں ہے پاک — ڈالتا ہے وہم اور ادراک کی ہستی پہ خاک

رکھ نہیں سکتا ہے امکاں میں شریک[۵] اس کا قدم — ہے محال اس کو کہ طے کرلے کبھی راہِ عدم

گر خدا کو بھی کریں دو فرض اس عالم میں ہم — نظم سب قانون کا ہو جائیگا برہم برہم

بند سب رہتا درِ فیضِ وجودِ عالمیں — ٹوٹ جاتا رشتۂ تارِ بقائے آن و ایں

جملہ عالم نیست اور نابود ہوتا آن میں — بلکہ آتا ہی نہ باہر عالمِ امکان میں

عقل سے بہرہ اگر ہو تو کرو اس پر نگاہ — کیا یہ ممکن ہے کہ ہوں اک ملک کے دو بادشاہ

ٹوٹ ہی جائیگا رشتہ سب نظامِ کار کا — خاص و عام ملک میں ہو جائیگا فتنہ بپا

چل سکیگا کچھ کسی شہ کا نہ حکم کم زیاد — نظم میں اس ملک کے پڑ جائیگا بالکل فساد

۲ھ حدیث شریف مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ کی طرف اشارہ ہے یعنی اے پروردگار تجھ جیسا پہچاننا چاہئے تھا ہم نے نہیں پہچانا ۱۲
۳ھ آیۂ کریمہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ پاک کی مانند کوئی چیز نہیں ہے ۴ھ آیۂ کریمہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی طرف اشارہ ہے کہ اے نبی کریم آپ فرما دیجئے کہ وہ خدائے برحق ایک ہے ۵ھ آیۂ کریمہ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے (نعوذ باللہ) عہ نظر آ گئی ۱۲

حق تعالیٰ کے اسماءِ جلالی اور جمالی کا بیانِ اجمالی

جملہ اوصافِ کمالی سے وہی موصوف ہے — سب جلالی اور جمالی وصف سے معروف ہے
نام اُس کے ان گنت ہیں بے عدد ہیں بے شمار — اسمیں عقل و درک کو کیا دخل ہے کیا اختیار
ہیں حدیثوں سے جو ثابت ایک کم سو جملہ نام — اُس کی شانِ پاک سے نسبت نہیں کچھ لا کلام
ہیں ہزاروں ہیں سے اک مشہور گویا عام ہیں — ہو سکے حصر و شمار اُس کا نہ لاکھوں نام ہیں
ہیں بری سب عیب و شر سے اُسکے اسماء و صفات — غیر ذات اُن کو نہ کہہ سکتا ہے کوئی عینِ ذات

حیاتِ باری تعالیٰ کی صفت

ہے صفت اُسکی حیات اک ایسی عالی مرتبا — ہے وہ سب اوصاف کی گویا امام و پیشوا
جسم و روح و نفس کے مانند وہ زندہ نہیں — زندہ و قائم ہے خود بالذات رب العالمین
ہے وہی قائم قدیم اور ذات سے زندہ مدام — دوسرے جتنے ہیں زندہ سب ہے اُسکا فیضِ عام

نوٹ صفحہ ۸ کا ساتواں شعر "گر خدا کوئی کریں دو فرض اس عالم میں ہم" عہ آیۂ کریمہ لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا کی طرف اشارہ ہے یعنی اگر آسمان و زمین میں ایک خدا کے سوا متعدد معبود ہوتے تو آسمان اور زمین میں ضرور فساد برپا ہو جاتا
۱ آیۂ کریمہ ولہ المثل الاعلیٰ کی طرف اشارہ ہے کہ اُسکی کہاوتیں بلند ہیں ؛
۲ آیۂ کریمہ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو یاد کرو جس نام سے بھی پکارو سزاوار ہے یہ اچھے اچھے نام اُسی کے ہیں ۳ آیۂ کریمہ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم کی طرف اشارہ ہے اللہ کے سوا کوئی معبود لائق پرستش نہیں ہے ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا ہے ۴ آیۂ کریمہ ھو الذی احیا کل شیئ کی طرف اشارہ ہے اللہ سبحانہ کی ہی ذات پاک نے ہر چیز کو زندہ بنایا ہے ۱۲

علمِ حق تعالیٰ کی صفت

بعد اس کے علم اک اس کی صفت ہے دوسری ‏ ہے حدوث و جہل و عیب و فکر و نقصاں سے بری

جملہ کلیات[1] پر جاری وہ علمِ پاک ہے ‏ جس کا جزئیات پر بھی حیطۂ ادراک ہے

ایک ذرہ[2] بھی نہیں ہے باہر اس کے علم سے ‏ جانتا ہے[3] ظاہر و باطن کو وہ ہر ایک کے

ریگ جتنی[4] ہے بیاباں میں ہے سب اس کا شمار ‏ ہر چمن[5] کے پیڑ اور پتے ہیں جتنی شاخسار

علمِ حق میں سب کی گنتی اور صفت موجود ہے ‏ ذرہ ذرہ واقفِ حال ان کا وہ معبود ہے

ارادت و مشیّت حق تعالیٰ کی صفت

ہے صفت اس کی ارادہ اور مشیت تیسری ‏ خواہش ایسی جو کمی نقصان سے بالکل بری

کام جتنے[6] دھر میں اشیاء سے پاتے ہیں صدور ‏ ہے ارادی اور طبعی طور پر ان کا ظہور

ہے ارادی جملہ عالم پر عیاں فعلِ بشر ‏ اور طبعی جیسے نیچے آنے پر میلِ حجر

---

[1] آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ علیٰ کلِّ شیٔ علیم اِنَّ اللّٰہَ قد احاط بکلِّ شیٔ علما کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر شئی کو خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر شئی کو محیط ہے [2] آیۂ کریمہ لا یعزب عنہ مثقال ذرۃٍ فی السموات ولا فی الارض کی طرف اشارہ ہے یعنی آسمان و زمین میں ایک ذرہ برابر چیز بھی اللہ پاک سے پوشیدہ نہیں ہے [3] آیۂ کریمہ اِنَّہ یعلم الجہر وما یخفیٰ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ظاہر و باطن سب کو جانتا ہے۔

[4] آیۂ کریمہ یعلم ما فی السمٰوات والارض کی طرف اشارہ ہے آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب کو جانتا ہے۔

[5] آیۂ کریمہ وما تسقط مِن ورقۃٍ اِلّا یعلمہا کی طرف اشارہ ہے کہ ایک پتہ بھی شاخ سے گرتا ہے تو وہ اس کو جانتا ہے

[6] آیۂ کریمہ اللّٰہُ خلقکم وما تعملون کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تم کو بھی پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو بھی ۱۲

ہوتے ہیں پیدا[1] مشیت سے خدا کے سب کام | ہے اسی کی حکمتِ کامل کا سارا انتظام
بے ارادے[2] اُس کے اک کانٹا بھی چبھنا ہے محال | تار کو بے خواہش اُس کے ٹوٹنے کی کیا مجال
فرض کیجیے اہلِ عالم اپنی خواہش سے کبھی | چاہیں عالم سے کہ ہو شامل سرِ مو کی کمی
گر نہ ہو منظور ارادے میں خدائے پاک کے | اک سرِ مو بھی نہ اُس میں سے کوئی کم کر سکے
اور کریں مل کے سب اتفاق اس بات پر | ایک ذرہ بھی کریں زائد جہاں کی ذات پر
کر سکیں گے وہ نہ کچھ بے قصدِ حق کے کم زیاد | اُن کا سب بے سود ہوگا اتفاق و اتحاد

قدرتِ حق تعالیٰ کی صفت

بعد ارادے کی صفت ہے قدرتِ حق کی بڑی | سب ارادوں کو خدا کے کرتی ہے جاری وہی
قدرتِ[3] کامل ہے ایسی جو بری ہے سقم سے | بے توسط آلے کے ہوتی ہے جاری حکم سے
جس عدم پر اُس کے حکمِ خاص[4] کا پہنچا اثر | ہو گیا فوراً وجود اُس کا جہاں میں جلوہ گر

سمع و بصر حق تعالیٰ کی صفت

ہے صفت سمع[5] و بصر کی بھی صفات اللہ سے | جس کا حاصل علم ہے مقصود ہے ہر راہ سے

---

[1] آیۂ کریمہ وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کی طرف اشارہ ہے یعنی جب تک خدا نہ چاہے بندہ کسی چیز کو نہیں چاہتا
[2] لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ کی طرف اشارہ ہے یعنی خدا کے حکم بغیر ایک ذرہ بھی نہیں ہلتا۔
[3] آیۂ کریمہ اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔
[4] آیۂ کریمہ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن کی طرف اشارہ ہے یعنی خداوند تعالیٰ کی قدرت کا یہ حال ہے کہ اگر کسی معدوم کو بھی موجود ہو نکلنے کہنے کا ارادہ کرے تو وہ چیز موجود ہو جاتی ہے۔
[5] آیۂ کریمہ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْر یعنی اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے

سر کے کانوں سے نہیں ہے اُسکا سننا گر یقیں
دیکھنا بھی منحصر اُس کا اِن آنکھوں پر نہیں

دُور اور نزدیک[1] سے سُنتا ہے ہر اک بات کو
دیکھنا یکساں ہے اُسکا روشنی ظلمات[2] کو

حالتِ کتمِ[3] عدم میں جملہ ہر ممکن کا حال
بے کم و بیشی مفصل جانتا ہے ذو الجلال

جو طلب ممکن[4] کرے یا وہ کرے جو کچھ سوال
ایک اک سنتا ہے وہ قیوم دانا ذی کمال

حق تعالیٰ کے کلام کا بیان

ہے کلامِ خاص اُس خالق کا وصفِ بے مثال
بے زبان و حلق و تالو بے سکوت بے زوال

وہ کلام ایسا نہیں سابق سکوت اُس پر کبھی
تہمت خاموشی لاحق ہو جیسے بالکل بری

جو بلا حرف و عبارت وہ عدم میں گفتگو
ثابتہ اعیان سے کرتا ہے بے کام و گلو

جس بیاں کے ذوق میں باہر نکل آیا عدم[5]
رقص کرتا اِس وجود خاص میں بے بیش و کم

خلق و تکوین و فرق رضا

حادثاتِ دھر میں جتنے ہیں خیر و شر عیاں
سب ہیں تقدیر[6] الٰہی سے نمایاں بےگماں

اور ہمارے کام بھی جتنے بُرے ہیں یا بھلے
ہو رہے ہیں جملہ پیدا اُس کی ہی تقدیر سے

---

[1] آیۂ کریمہ یعلم سرہم ونجوٰہم کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ سبحانہ کو سب کی پوشیدہ اور آہستہ تمام باتیں معلوم ہیں۔
[2] اندھیرا [3] پوشیدگی یعنی موجود ہونے سے پہلے۔
[4] جس کا وجود ضروری ہو نہ عدم [5] آیۂ کریمہ خلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے ساری چیزوں کو پیدا کیا اور اُنکا اندازہ قایم فرمایا ہے۔

نیک اور بد اُس کی ہی قدرت سے پیدا ہیں تمام — نیک سے[1] راضی ہے وہ بد[2] پر خلاف اس کے کام

کم کسی کو دے کہ دے[3] زائد کسی کو برملا — عین حکمت سب اُسی کے کام ہیں جا بجا

اُس کے کاموں پر نہیں چون[4] و چرا کی کچھ مجال — سب کا ہے مختار[5] وہ خلاقِ مطلق ذو الجلال

ذاتِ والا اُس کی عدل[6] و فضل[7] سے منسوب ہے — تہمتِ[8] ظلم اُس پہ دھرنی کفر ہے معیوب ہے

فرشتوں پر ایمان لانے کا بیان

ساحتِ ہستی میں جو آئی ہیں سب سے اولیں — صنف ہیں فوجِ ملائک کی کروڑوں سے یقیں

حق تعالیٰ نے عدم سے اُن کو بخشا ہے وجود — جرم[9] و عصیاں کفر سے اِن کے بری ہیں ہست و بود

مرد اور عورت[10] نہیں ہے پاک اور بالکل بری — جانتے ہی کچھ نہیں کارِ زنان و شوہری

وصفِ حیوانی سے وہ بالکل مبرا دور ہیں — رات دن[11] طاعت عبادت پر وہ سب مامور ہیں

لہ اِن اللہ یامر بالعدل والاحسان کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ پاک تمہیں انصاف اور اچھی باتوں کا حکم دیتا ہے ۲ آیات کریمہ اِنَّ اللہ لا یامرکم بالفحشاء ولا یرضیٰ لعبادہ الکفر کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بری باتوں کا حکم نہیں دیتا اور اپنے بندوں کیلئے کفر کو پسند نہیں کرتا ہے ۳ اِنَّ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ جسے چاہے رزق زیادہ دیتا اور جسے چاہے کم دیتا ہے ۴ آیۂ کریمہ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ جو کام کرے اُس کی نسبت اُس سے کوئی سوال نہیں کر سکتا کہ کیوں کیا بلکہ خود اُنہیں لوگوں سے سوال کیا جائیگا کہ فلاں کام انھوں نے کیوں کیا تھا ۵ آیۂ کریمہ لا یملکون لانفسھم ضرا ولا نفعا ولا یملکون موتا ولا حیاۃ ولا نشورا کی طرف اشارہ ہے یعنی لوگ اپنی جانوں کے نفع و ضرر کے مالک ہیں اور نہ ان کو اپنے مرنے جینے اور پھر قیامت میں اُٹھنے کا اختیار حاصل ہے ۶ آیۂ کریمہ وھو العدل کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ پاک بڑا ہی عادل ہے ۷ آیۂ کریمہ انہ لذو فضل علی الناس واللہ ذو الفضل العظیم کی طرف اشارہ ہے کہ یقیناً اللہ عزوجل لوگوں پر فضل فرماتا ہے اور اسکا فضل بہت بڑا ہے ۸ آیۂ کریمہ لا یظلم الناس مثقال ذرۃ کی طرف اشارہ ہے خدائے پاک لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا ۹ آیۂ کریمہ لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون مایؤمرون کی طرف اشارہ ہے یعنی فرشتے اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اُن کو جو کچھ حکم ہوتا ہے اُس کی تعمیل کرتے ہیں ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴ پر

کھانے پینے عیب و صفِ دشمنی کینے سے پاک
حق کی نافرمانی و جرم و گنہ سے خوفناک

خواہشاتِ نفسِ حیوانی سے وہ محروم ہیں
ارتکابِ کارِ بد سے پاک اور معصوم ہیں

قسمِ اول ہیں شہودِ حق میں مستغرق مدام
ان ملائک کا مہیمین ہے مخصوص نام

رہتے ہیں محوِ جمالِ حق تعالیٰ اس قدر
ہستیٔ عالم کی بھی ان کو نہیں ہے کچھ خبر

اپنی ہستی غیر کی ہستی سے ناواقف سدا
کچھ نہیں وہ جانتے ہیں غیرِ دیدارِ خدا

قسمِ دیگر ہیں مدبر عالمِ اجسام کی
رات دن مصروف اور مامور ہیں ہر کام کی

اس جہاں کی صورتوں میں حسبِ تقدیرِ خدا
کرتے ہیں تدبیر جاری اور تصرف دائما

آسمانوں کو بھی گردش دینی اُن کا کام ہے
کام اُنہیں کا جنبشِ ارواح و ہم اجسام ہے

ایک قطرہ مینہ کا شہر و دشت پر کہسار پر
گر نہیں سکتا کبھی مزروعہ پر گلزار پر

جب تلک آ کر فرشتہ بھی اُس قطرہ کے ساتھ
تا معین جائے پر پہنچائے اس کو ہاتوں ہاتھ

ڈالیوں پر نخل کی پتے بھی پیدا ہوں اگر
ان کے ہونے میں ہے تدبیرِ ملائک کو اثر

چار اُن میں سے فرشتے نامور مشہور ہیں
جن کے اسمائے گرامی ذیل میں مذکور ہیں

وحی اور تنزیلِ قرآں پر مقرر جبرئیل
اور اسرافیل نفخِ صور پر ہر دم کفیل

رزق کی تقسیم کرنی فعلِ میکائیل ہے
قبضِ ارواحِ خلائق کارِ عزرائیل ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳ ۔ ۱۱ آیۂ کریمہ وجعلوا الملئکۃ الذین ہم عباد الرحمن اناثا کی طرف اشارہ ہے کہ کافروں نے فرشتوں کو جو رحمن کے بندے ہیں اللہ کی بیٹیاں بنا دیا (نعوذ باللہ منہ) ۱۲ آیۂ کریمہ یسبحونہ باللیل والنہار لا یفترون کی طرف اشارہ ہے کہ فرشتے رات دن اللہ عز و جل کی تسبیح میں مصروف ہیں اور دوسری جگہ ارشاد ہے ونحن نسبح بحمدک و نقدس لک یہ فرشتوں نے عرض کی پروردگار ہم تو تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں

اور موکل ہر بشر پر ہیں فرشتے چار چار
لکھنے والے خیر و شر کے دو دو ہر لیل و نہار

ساتھ اِس کے دن میں دو اور رات میں دو ایسے چار
سیدھے بائیں بازو ان کے رہتے ہیں مصروفِ کار

سیدھے بازو کا فرشتہ لکھتا ہے ہر نیک کام[1]
بائیں بازو کا فرشتہ کاتبِ شر ہے مدام

چشمِ سر سے عام لوگوں کو نظر آتے نہیں
خاص لوگوں کو نظر آنے میں شبہا نہیں

انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے کا بیان

انبیا اللہ کے مقبول بندے ہیں تمام
اُن سے جاری دہر میں ہوتے ہیں نیکی کے کام

سب بنی آدم سے افضل انکی ذاتیں ہیں سوا
اور ملائک سے بھی اعلیٰ اُمتوں کے پیشوا

نفس و شیطاں[2] پا نہیں سکتے ہیں ہرگز اُن پہ راہ
اور صادر اُن سے ہو سکتا نہیں جرم و گناہ

جرم و عصیاں سے تمامی انبیا معصوم ہیں
دولتِ عصمت سے باقی انس و جاں محروم ہیں

گر کسی سے اتفاقاً کوئی لغزش ہو گئی
کچھ نہ کچھ اسمیں یقیناً مصلحت پوشیدہ تھی

دانۂ گندم کو جیسے بو البشر[3] نے کھا لیا
اپنے پر الزام نافرمانئ[4] حق کا لیا

گرچہ جنت میں یہ فعل اُن سے عیاں صادر ہوا
دیکھو کیا کیا اس میں گنجِ مصلحت پوشیدہ تھا

[1] آیۂ کریمہ کراماً کاتبین یعلمون ما تفعلون کی طرف اشارہ ہو کہ وہ فرشتے عزت والے ہیں اعمال لکھتے ہیں اور جو جو کام اے بنی آدم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں [2] آیۂ کریمہ اِنَّ عبادی لیس لک علیہم سلطان کی طرف اشارہ ہو اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابلیس میرے (مخلص) بندوں پر تیرا کوئی قابو چل نہیں سکتا ہے [3] آیۂ کریمہ وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ کی طرف اشارہ ہے [4] آیۂ کریمہ وقلنا یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ وکلا منہا رغداً حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین کی طرف اشارہ ہی کہ اللہ سبحانہ نے حضرت ابو البشر آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو شجرِ گندم کے پاس جانے سے بھی منع فرمایا تھا لیکن شیطان کے بہکانے اور اُس کے قسم کھانیکی وجہ سے آپکو دھوکہ ہو گیا اور اس حکم کو فراموش کر گئے دانۂ گندم کھا لیا یہی سبب ہوا جنت سے باہر آنیکا

اگر نہ کھاتے تخمِ گندم حضرتِ آدم وہاں
نسلِ مردم کا کبھی ہوتا نہ یہہ نقشہ یہاں

کھا لیا آدم نے جو گندم کو خلدِ پاک میں
آدمی اُس کے ثمر ہیں آئے جو ہیں خاک میں

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان

انبیا ہیں بھی بحسب اقتضائے فضلِ رب
بعض افضل بعض سے فضل و کرم میں منتخب

اور تماموں میں ہیں افضل حضرتِ خیر الورا
یعنی احمد مجتبیٰ سلطانِ دیں شاہِ ہدا

حق تعالیٰ کا یہ ہم پر کیا بڑا احسان ہے
جو ہمارا پیشوا پیغمبرِ ذی شان ہے

جتنے حاصل انبیا کو تھے فضائل اور کمال
اولیا اور اصفیا ہیں بھی جو ہیں صاحبِ اوصاف حال

مجتمع گر کیجئے سب کے فضائل کو بہم
ہوں گے حضرت کی فضیلت سے کئی درجہ وہ کم

ایک ایک اُمت پہ ہی ہر اک نبی بھیجے گئے
جملہ جن و انس پر مبعوث حضرت ہی ہوئے

نوعِ انساں اور اجنہ پر بھی آئے ہیں رسول
فرض ہے سب کو کہ حکم اُن کا کریں دل سے قبول

---

۳ حدیث نبوی انا سید ولد آدم و لا فخر کی طرف اشارہ ہے یعنی آں حضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں جملہ بنی آدم کا سردار ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے ۴ آیۂ کریمہ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ایمان داروں کیلئے اُنہیں میں سے ایک رسول جو بھیجا وہ اُن پر بڑا ہی احسان فرمایا ۵ آیۂ کریمہ وکان فضل اللہ علیک عظیما کی طرف اشارہ ہے کہ (اے نبی کریم) آپ پر اللہ عز و جل کا بڑا ہی فضل ہے۔

۶ آیۂ کریمہ انا ارسلناک کافۃ للناس بشیرا و نذیرا کی طرف اشارہ ہے کہ (اے نبی کریم) ہم نے آپکو تمام لوگوں کی طرف بھیجا ہے مومنین کو نعیم جنت کی خوشخبری دینے کیلئے اور منکرین کو عذاب دوزخ سے ڈرانے کیلئے بھیجا ہے ۷ جن کی جمع مراد ہے۔

۸ آیۂ کریمہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ کی طرف اشارہ ہے ہم نے رسول کو اسی لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم کے مطابق اُن کی اطاعت کیجائے ۹ آیۂ کریمہ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض کی طرف اشارہ ہے یعنی اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے ان رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا بیان

ختم حضرت پر نبوت کو جو اللہ نے کیا — رتبہ ختم الانبیاء کا خاص حضرت کو دیا
ذات عالی کل ہے گویا اور جزء سب انبیا — بعد حضرت ہو نہیں سکتا نبی باصفا
یعنی حضرت کی شریعت ہی ہے تا یوم القیام — امت حضرت کے عالم کام دیں کے انصرام
دہر کے آخر زماں ہیں حسب ارشاد رسول — آسماں سے گو کریں گے حضرت عیسیٰ نزول
ہر امور دیں ہیں رہ کر تابع شرع نبی — وہ بھی حضرت کے کرینگے شرع و دیں کی پیروی
رہ اسی دیں کی تمامی خلق کو دکھلائینگے — خاص حضرت ہی کے نائب دہر میں کہلائینگے

شریعت محمدی کے ناسخ ادیان ہونیکا بیان

یہ شریعت ناسخ ادیان سابق ہی ضرور — شک کریگا اس میں وہ ہو عقل میں جسکی فتور
دوسرے ادیان کے حکموں سے کوئی حکم اگر — متفق ہو جائے تو ہے تابع خیر البشر
کیونکہ ہے یہ دین راجح دوسرے راجح نہیں — شک نہیں اسمیں ذرا سا بھی یہی امر یقیں

---

۱ آیہ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی طرف اشارہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں ۔ ۲ انا من نور اللہ وکل شیئ من نوری کی طرف اشارہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے اور ساری چیزیں آپکے نور سے ہیں ۔ ۳ حدیث نبوی انا سید ولد آدم ولا فخر کی طرف اشارہ ہے میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ۔ ۴ حدیث شریف العلماء ورثة الانبیاء کی طرف اشارہ ہے یعنی علماء امت انبیا علیہم السلام کے وارث وجانشین ہیں ۔ ۵ آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کی طرف اشارہ ہے کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل ومکمل بنا دیا اور اپنی پوری نعمت تم پر نازل کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند کر لیا ۔

معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

تھا شب معراج بیداری میں حضرت کا سفر[1] | مکہ سے تا مسجدِ اقصیٰ باین جسم بشر
خاص حضرت کی سواری میں براقِ خلد تھا | آپ نے سب آسمانوں کا سفر اُس پر کیا
ہر جگہ روح الامیں حضرت کے ہمراہِ رکاب | جنت و دوزخ کو بالتفصیل دیکھا باب باب
کر کے طے[2] جملہ مقاماتِ فلک باعزّ و شاں | کی ملاقات آپ نے ہر اک نبی سے بھی وہاں
جب مقامِ سدرہ[3] پر پہنچے شہِ خیر البشر | جبرئیل[2] اُس جا رہے پیچھے رفاقت چھوڑ کر
اور کہا حضرت سے گر آگے بڑھاؤں میں قدم | جل ہی جاؤں لگا دمِ برقِ تجلّی سے بہم
بڑھ گئے حضرت پھر آگے ہو کے رف رف پر سوار | اور کیا واں سے مقامِ عرش و کرسی پر گزار
ایسی جا پہنچے جہاں اطلاق جا باقی نہ تھا | اُس جگہ محرم کوئی غیرِ خدا باقی نہ تھا
عرش پر پائی خدائے پاک کی عزِّ لقا | دیدنی جو کچھ تھا دیکھا اور جو سننا تھا سنا
عرش سے جب دم ہوئی شہ کی مکاں کو واپسی | خوابگاہ میں گرمیٔ بستر ہوئی ٹھنڈی نہ تھی
پہنچے حضرت[4] جس مقامِ خاص میں حق کے قریب | ایسی معراجِ علو رتبہ ہوئی کس کو نصیب

---

[1] آیۂ کریمہ سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ؀ کی طرف اشارہ ہے جس مبارک ذات نے آپ کو مسجد حرام (مکہ مکرمہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک رات کے وقت سیر کرائی وہ بہت پاک ہے
[2] یہ بھی حدیث شریف کا مضمون ہے اور بخاری شریف میں یہ حدیث شریف تفصیل سے موجود ہے۔
[3] آیۂ کریمہ اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ کی طرف اشارہ ہے عند سدرۃ المنتہیٰ عندھا جنۃ المأویٰ ؀
[4] آیۂ کریمہ لقد رایٰ من ایٰت ربہ الکبریٰ کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں ؀

انبیاء اور اولیا کے معجزات و کرامات کا بیان

ہر نبی[1] و ہر ولی سے خرقِ عاداتِ جلیل — حسبِ رتبہ ہونا صادر ہے فضیلت پر دلیل
انبیا سے خرقِ عادت ہونا اُمت میں ظہور — دعوئ پیغمبری کے ساتھ لازم ہے ضرور
انبیا سے ہو تو اس کو معجزہ کہتے ہیں خاص — اور کرامات اولیا کے فعل ہیں بالاختصاص
معجزے کے جملہ تابع ہیں کراماتِ ولی — بالیقیں جائز نہیں ہے جائے شک اس میں کبھی
اولیا کی ہر کرامت معجزاتِ انبیاء[2] — یہ تمامی تھے میانِ ذاتِ پاک مصطفےٰ
بلکہ اُن سے کتنے ہی درجہ زیادہ اور بھی — معجزے ظاہر ہوئے از ذاتِ والائے نبی
معجزے ایسے کہ وہ حاصل کسی کو بھی نہ تھے — جس کو شک ہو معجزہ شق القمر[3] کا دیکھ لے

آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا بیان

حق کی جانب سے ہوئیں نازل کتابیں[4] بے شمار — گرچہ گنتی ہے حدیثوں سے ہویدا صد و چار
لیکن اس مقدار پر لازم نہیں ہے اعتقاد — اعتقاد اپنا علی الاجمال ہے نے کم زیاد

[1] اگر خوارق عادات کسی کافر کے ہاتھ سے ظاہر ہوں تو ان کو استدراج کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ڈھیل دینا منظور ہوتا ہے جب قیامت ہوگی تو اُن سے جملہ اُمور کا مواخذہ ہوگا۔
[2] آیہ کریمہ ولقد جاءتھم رسلھم بالبینات کی طرف اشارہ ہے کہ اون لوگوں کے پاس اُن کے رسول معجزات بھی لے گئے [3] آیۂ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر کی طرف اشارہ ہے قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہوگیا [4] آیہ کریمہ جاءتھم رسلھم بالبینٰت والزبر وبالکتٰب المنیر کی طرف اشارہ ہے پچھلی امتوں کے رسولوں نے ان کے پاس معجزے اور لکھی ہوئی روشن کتابیں لائیں۔

جسقدر نازل کتابیں حق نے کیں سرّو علن[1] پوشیدہ — ہمکو ہے ایمان لانا اُن پہ لازم مجملاً

جس طرح نازل ہوئی توریت موسیٰ پر یقیں — صحفِ ابراہیم[2] بھی فرمایا رب العالمیں

حضرت داؤد[3] پیغمبر پہ نازل ہے زبور — عیسیٰ مریم پہ ہے انجیل کا حق سے عبور

اِن کتب کا جامع و ناسخ ہی قرآنِ مجید — حضرتِ احمد[4] پہ جو نازل کیا رب حمید

معجزہ ہے اس کا ہر ہر لفظ اور معنی تمام — ہوسکا مخلوق سے ظاہر نہ مثل اس کے کلام

دیکھکر اس کی فصاحت اور بلاغت غور سے — سب فصیحانِ[5] عرب عاجز رہے ہر طور سے

مثل اُس کے ایک سورہ[6] بھی نہ چھوٹی لا سکے — زور وہ اپنی فصاحت کا نہ کچھ دکھلا سکے

کلامِ الٰہی کے قدیم ہونے کا بیان

خاص قرآں حق تعالیٰ کا قدیمی ہی کلام — سب کلامِ بندگاں سے وہ منزّہ ہے مدام

قیدِ حرف و صوت سے بھی ہی بری وہ دائما — لایزال و لم یزل بے مثل ہی وصفِ خدا

گرچہ اُترا وہ زبانِ احمد مرسلؐ سے ہے — ہاں قدیمی ہونے میں کچھ شک نہیں بس اسکے ہے

[1] آیۂ کریمہ کلٌّ اٰمنَ باللہ وملائکتہٖ وکتبہٖ ورسولہٖ کی طرف اشارہ ہے کہ ہر ایماندار کا اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُسکے رسولوں پر ایمان ہے [2] حضرت ابراہیم علیہ السلام پر چھوٹی چھوٹی کتابیں جو نازل ہوئیں وہ صحف ابراہیم ہیں صحف جمع ہے صحیفہ کی [3] آیۂ کریمہ واٰتینا داؤد زبوراً کی طرف اشارہ ہے اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے داؤد کو زبور دی [4] آیۂ کریمہ ولقد اٰتیناک سبعاً من المثانی والقراٰن العظیم کی طرف اشارہ ہے ہم نے اے نبی کریم آپ کو سورۂ فاتحہ اور قرآن عظیم دیا [5] آیۂ کریمہ قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القراٰن لا یاتون بمثلہٖ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا کی طرف اشارہ ہے یعنے اگر جن و انس تمام متفق ہو کر ایسا قرآن دیا اسکے ایک سورۃ کے برابر پیش کرنا چاہیں تو وہ پیش نہ کر سکیں گے [6] ایما آیۂ کریمہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہٖ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین ہم نے اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) پر جو کتاب نازل کی ہے یہ ہمارا کلام ہونے میں اگر تم کو کسی قسم کا شک ہو تو اس جیسی کوئی سورت تم بنا لاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

کر جدا اس کو نہ حق سے مثلِ اہلِ اعتزال[1] | ہے بلاشک لایزال اس کا ہر اک وصفِ کمال
یعنی وہ وصفِ حدوثی سے بری ہے بالیقیں | کوئی قید اس پر حدوثی ہم لگا سکتے نہیں
نکلے گر حادث زباں سے بھی نہ کر حادث قیاس | یہ سمجھ لے ہے زبانِ حادثہ مثلِ لباس
دم بدم بدلے لباسِ ظاہری انساں اگر | ذاتِ انساں پر نہیں ہوگا کبھی اس کا اثر
وصفِ کامل ہے کلامِ نفسی وہ اللہ کا | حالتِ اصلی سے اپنی ہو نہیں سکتا جدا

سب امتوں سے امتِ محمدی کے افضل ہونے کا بیان

ہے تمامی امتوں سے امتِ شاہِ امم[2] | افضل و اعلیٰ فضیلت میں مکرم محترم
جس قدر اس امتِ مرحومہ کے ہیں اولیا | شرع و سنت کے ہیں پیرو سب وہ[3] بےشک برملا
ہادیانِ راہِ دینِ پاک حضرت ہیں مدام | جملہ غیرِ انبیاء سے ہیں افضل لاکلام
خاص ان میں سے جو آلِ سیدِ لولاک ہیں | سب ہیں افضل اور صحابہ[4] جتنے ہیں سب پاک ہیں
ان میں سے افضل ترین کارِ خلافت کیلئے | تھا نہ جز صدیقِ اکبر کوئی جو انجام دے

---

[1] ایک فرقہ اسلامیہ ہے جسکو معتزلہ بھی کہتے ہیں ابو الحسن جبائی اسکا موجد ہے۔ اسکا ایک قول یہ بھی تھا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا مخلوق ہے یعنے پیدا کیا ہوا ہے حالانکہ قرآن اللہ پاک کا مخلوق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جیسا اللہ تعالیٰ قدیم ہے اسکا کلام بھی قدیم ہے اور مخلوق ہو تو خداوند تعالیٰ کی ایک صفت (کلام) حادث ہونا لازم آئیگا (تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیرا)۔ [2] آیۂ کریمہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی طرف اشارہ ہے یعنی اے مسلمانو تم سب امتوں سے بہترین امت ہو جو سارے لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے ہو۔

[3] آیۂ کریمہ ان اولیاؤہ الا المتقون کی طرف اشارہ ہے یعنی اولیاء اللہ پرہیزگاروں کے سوا اور کوئی نہیں ہیں۔

[4] حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کی طرف اشارہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم ان میں سے جس کسی کی پیروی کرو راہ راست پر ہی رہوگے۔

بعد اُن کے حضرتِ فاروقِ عادلؓ کے سوا
لائقِ کارِ خلافت دوسرا کوئی نہ تھا

بعد اُن کے انتظاماتِ خلافت کیلئے
زیب و زینت حضرتِ عثمانؓ ذی النورینؓ تھے

بعد اُن کے ہیں علیؓ مرتضیٰ شیرِ خدا
خاتمہ جس ذاتِ اقدس پہ خلافت کا ہوا

اس جہاں میں آلؓ و اصحابؓ دیں کے سوا
انتظامِ دیں کسی سے بھی نہ پورا ہو سکا

عزت و تعظیم اُن کی ہم پہ لازم ہے ہر گھڑی
شک نہ کر اس میں ہر ہوشان ہے ان کی بڑی

اعتقادِ نیک رکھنا چاہئے اِن سب کے ساتھ
بدگمانی سے نہ کر ان کا روشک کی کوئی بات

تھے کسی موقع پہ آپس میں مخالف وہ اگر
تجھ کو لازم دم نہ مار اُس جا تعصب کچھ نہ کر

تو نہ کر کچھ بھی اعتراض افعال پر اُن کے کبھی
دین و ایماں کھو نہ اپنا مفت میں اے مدعی

کام اِن حضرات کے سارے خدا پر چھوڑ دے
باگ دل کی ایسے جھگڑوں کی طرف سے موڑ دے

بندگی ہے کام تیرا بندگی سے کام رکھ
ایسے جھگڑوں کو اٹھا بالائے طاقِ بام رکھ

جس طرح حضرت علیؓ کے ساتھ با جنگ و مصاف
تھا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلاف

حق تھا جانب حضرتِ شیرِ خداؓ کے لاکلام
اور خطاء ہو گیا تھا وہ معاویہؓ سے کام

ہے خطا نسیان سے مخلوط ترکیبِ بشر
یہ خطائے منکر اُن سی ہو گئی سرزد بھی گر

صحبتِ حضرتؐ کے باعث اُن کا حق غفار ہے
بخش دینی یہ خطا اُن کی اُسے کیا بار ہے

تو بھی اوروں کی طرح اُن سے خلافِ اصلا نہ کر
کر زباںعہ کو بند لعن و طعن سے المختصر

عہ حدیث شریف میں آیا ہے اللہ اللہ اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی لو انفق احدکم مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ (صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ ہو)

گر خدا کے پاس ہوگا قابلِ لعنت کوئی | لعنتِ حق کے برابر ہوگی کب لعنت تری
قابلِ لعنت نہ ہو تو فضلِ رب سے وہ اگر | تیری لعنت تجھ پہ عاید ہوگی اس سے خوف کر

نماز پڑھنے والے اہلِ قبلہ کو کافر نہ کہنے کا بیان

اہلِ قبلہ سے جو ہو جائے ترے پیشِ نظر | سیکڑوں بدعت خطا میں مبتلا بھی ہو اگر
جرم اور عصیاں میں وہ ہر چند پڑ رہتا ہو مدام | اُس سے ہوتا بھی نہ ہو علم و عمل کا کوئی کام
تو یقیناً دوزخی اس کو نہ جان اے[1] آدمی شعور | پھینکدے اسکو نہ کافر جان کر ایماں سے دور
اور کسی کا دیکھکر ظاہر میں تقویٰ اور عمل | کارِ دیں میں گو نہیں وہ ڈالتا کچھ بھی خلل
ظاہرا امر و نواہی سے نہ ہو اُس کو نفور | اور نہ کرتا ہو فرائض اور نوافل میں قصور
اُس کو بھی قطعاً نہ ہرگز جنتی تو جان لے | کر نہ بے فکر اس کو خوفِ آخرت سے مان لے
خاتمہ پر[2] آدمی کا سب مدارِ کار ہے | خاتمہ بالخیر ہو تو اُس کا بیڑا پار ہے
ہاں مگر جن کو بشارت ملگئی جنت کی صاف | قول سے حضرت رسول اللہ کے وہ ہیں معاف
یعنی اُن کو جنتی قطعاً سمجھنا چاہیے | کیونکہ ہے کافی بشارت کی دلیل اُن کیلئے

بقیہ صہ ۲۲ میرے اصحاب کی شان میں (بے ادبی کا) کلام کرنے سے ڈرو اور خدا سے ڈرو (ان کی شان یہ ہے کہ اگر تم میں کا کوئی شخص کوہ احد کے برابر سونا خدا کی راہ میں خیرات کرے تو اسکا ثواب اس قدر نہ ہوگا جتنا صحابہ کے ایک مد (چھٹانک پاؤنے) کے صدقہ کے برابر ہوتا ہے بلکہ اس کے نصف کے برابر بھی نہ ہوگا)۔

[1] آیۂ کریمہ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا کی طرف اشارہ ہے جو شخص تم کو سلام (السلام علیکم) کہتا ہے اسکو یہ نہ کہنا کہ تو مومن نہیں ہے۔

[2] حدیث نبوی انما الاعمال بالخواتیم کی طرف اشارہ ہے خاتمہ پر ہی تمام اعمال کا دار و مدار ہے۔

وہ فقط دس[عہ] شخص ہی پر منحصر کر دے نہ تو — ہیں مبشر اور بھی اُن کے سوا اے نیک خو
اک جماعت[عہ] خاص آلِ پاک کی بھی بالیقیں — اِس بشارت میں ہی شامل جانئے شک ہے نہیں

سوال منکر و نکیر اور عذاب قبر کا بیان

مر کے جب بندہ کوئی ہو جاتا ہے زیرِ زمیں — دو فرشتے شکلِ ہیبت ناک میں آکر وہیں
یعنی وہ آکر بحکمِ خاصِ ربِّ ذو الجلال — آزمائش کیلئے کرتے ہیں یہ اُس سے سوال
کون تیرا ہے خدا اور کون ہیں تیرے نبی — دین کیا تیرا ہے اور قبلہ ہے کیا کہدے سبھی
اِن سوالوں کا دیا جس نے جواب با صواب — ہو گیا بے فکر اور بے خوف از رنج و عذاب
قبر کی وسعت بھی اسکو ہو گی حاصل اس گھڑی — اُس پہ باغِ خلد سے کھڑکی بھی ہو گی اک کھلی
تاکہ وہ مرقد میں رہ کر دیکھ لے ہر صبح و شام — جنت الماویٰ میں جو مخصوص ہے اُسکا مقام
اور سوالوں کا دیا جس نے نہ کچھ اچھا جواب — مارتے ہیں آتشیں گُرز اُسکو وہ بہرِ عذاب
نالہ و فریاد و زاری کرتا ہے جسدم عیاں — سنتے ہیں آواز سب غیر پری و مردماں
گر پری و آدمی بھی سنتے نالے کی صدا — چھوڑ دیتے خواب و خور ہیبت سے اُسکی بر ملا

عہ اسماء مبارک عشرہ مبشرہ (۱) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) حضرت سیدنا علی رضی اللہ کرم اللہ وجہہ (۵) سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶) سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ (۷) سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (۸) سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ (۹) سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (۱۰) سیدنا ابو عبیدہ ابن الجراح امین الامۃ رضی اللہ عنہ۔

عہ جناب حسنین رضی اللہ عنہما کی شان میں ارشاد ہوا ہے کہ آپ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا و اُم المومنین حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کی شان میں آیا ہے کہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

قبر کی تنگی بھی اُس کو داب دے گی بالضرور ۔۔۔ ہڈی پسلی جوڑ بند اعضا ہونگے چور چور

اور دوزخ سے کھلے گی کھڑکی اُس کی قبر میں ۔۔۔ تا انتقام اپنا وہ دیکھے ایسے حالِ جبر میں

لوگوں کے مرکر اُٹھنے اور صور پھونکے جانیکا بیان

جب پہنچ جائیگی آخر نوبتِ دورِ زماں ۔۔۔ سب علاماتِ قیامت دہر میں ہونگے عیاں

یعنی ایسا آخری دورِ زمانہ آئے گا ۔۔۔ اللہ اللہ کہنے والے کو نہ کوئی پائے گا

ہوگا اسرافیلؑ پر اُس دم یہ حکمِ ربِ صدور ۔۔۔ بہر مرگِ خلق و عالم پھونکدے پہلا وہ صور[1]

پھونکتے ہی صور کے ہو جائیگی خلقت فنا ۔۔۔ مل سکے گا سارے عالم میں نہ زندہ کا پتا

دوسرا[2] پھر حکم صادر ہوگا اسرافیلؑ پر ۔۔۔ تا وہ پھونکے زندہ کرنے کیلئے صورِ دگر

ہوگا یہ اُس دم اثر اُس صورِ دم کا عیاں ۔۔۔ اپنے اپنے جسم میں آجائیگی ہر ایک جاں

جسم گرچہ ہو گئے ہوں پارہ پارہ منتشر ۔۔۔ ہوں گے سب اک آن میں فی الفور زندہ سربسر

اعمال ناموں کا بیان

بعد نفخِ صور کے انسان سب عرصات میں ۔۔۔ منتظر استادہ ہوں گے مبتلا آفات میں

---

[1] یوم یکون الناس کالفراش المبثوث وتکون الجبال کالعھن المنفوش کی طرف اشارہ ہے لوگ اُس دن پروانہ کی طرح پراگندہ ہوں گے اور پہاڑ دھُنی ہوئی روئی کے مانند ہو جائیں گے ۔ اور آیۂ کریمہ یوم ینفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض کی طرف اشارہ ہے ۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جسقدر آدمی ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے ۔

[2] آیۂ کریمہ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون کی طرف اشارہ ہے یعنی پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶ پر

ہوگا ہیبت سے جو ہر اک شخص خائف بے ثبات
نامۂ اعمال آئیگا ہر اک انساں کے ہاتھ

یعنی نامے بھی جو ہاتھ آئیں گے بعد انتظار
انتظار ایسا کہ مدت کا نہیں اُس کی شمار

نیک لوگوں کو دیے جائینگے سیدھے[۱] ہاتھ میں
تا شرف حق نے جو بخشا ہے بخوبی جان لیں

اور شقی لوگوں کو دیں گے پیٹھ کے پیچھے[۲] سے آ
نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں واحسرتا

جملہ اعمال کے میزان میں تلنے کا بیان

پھر رکھیں گے لا کے اُس میدان میں میزان[۳] کو
امتحان تا نیک و بد کا کُل کے بالا علان ہو

پلہ نیکی کا بڑھا جسکی[۴] وہ ہے اہلِ نجات
ہوگا داخل جنت الماوی میں وہ نیکو صفات

اور پلہ[۵] جس کے افعالِ شنیعہ کا بڑھا
تو سمجھ لیجیے کہ وہ نارِ جہنم میں گرا

پُل صراط سے گذرنے کا بیان

نیک و بد اعمال تلنا ختم جب ہو جائیگا
واقعہ پل سے گذرنیکا پھر آگے آئے گا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵
وہ سب (زندہ) کھڑے دیکھتے ہوں گے اور آیہ کریمہ ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون کی طرف اشارہ ہے کہ صور پھونکا جائیگا تو وہ اپنے قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چلیں گے ۔

[۱] آیہ کریمہ فامامن اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا کی طرف اشارہ ہے یعنی جن کے سیدھے ہاتوں میں نامۂ اعمال دیا جائیگا اُن پر حساب آسان ہوگا ۔ [۲] آیہ کریمہ واما من اوتی کتابہ وراء ظھرہ فسوف یدعوا ثبورا کی طرف اشارہ ہے یعنی نامۂ اعمال جنکی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائیگا وہ واویلا کریں گے [۳] آیہ کریمہ والوزن یومئذ الحق کی طرف اشارہ ہے کہ اُسدن نامۂ اعمال کا تولنا حق ہے اور فامامن ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیہ کی طرف اشارہ ہے یعنی جنکے اعمال صالحہ کا پلہ بھاری ہوگا وہ اچھے عیش میں رہیں گے [۴] آیہ کریمہ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویہ کی طرف اشارہ ہے یعنی جنکے اعمال صالحہ کا پلہ ہلکا ہوگا وہ دوزخ کے گڑھے میں گر جائیں گے (اللہ اس سے محفوظ رکھے) [۵] آیہ کریمہ ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ

بقیہ حاشیہ صہ ۲۷

یعنی دوزخ پر رکھا جائیگا لا کر پل صراط
یعنی جو اُسوقت اُس پر سے گزرتے جائینگے
تیز وہ ایسا کہ ہے تلوار سے بھی تیز تر
نیک مؤمن کیلئے وادی سے بھی وسعت فزوں
کافر و مؤمن کو اُس جا سے گزرنا ہی ضرور
جو ہیں کافر ایک دم کی بھی نہ مہلت پائینگے
مومنوں پر ہوگی یہ تائیدِ ربِّ کردگار
قوتِ توحید و ایماں جنکو ہے کامل نصیب
نارِ دوزخ نور سے اُن کے کریگی احتراز
ایسے کامل لوگ جو ناقص نہیں ایمان میں
اُن سے کم درجے کے مومن مرغِ پرّاں کی مثال
بعض مؤمن اپنی قربانی پہ ہو ہو کر سوار
تیسرے درجے کے سب پاؤں سے ہی چلتے جائینگے
الغرض ایماں میں جنکے ضعف جس درجہ کا تھا

پل بھی ایسا جسکو ہے نارِ سقر سے اختلاط
آگ میں ڈوبے ہوئے وہ لوگ خود کو پائیں گے
بال سے باریک تر کافر کو آئے گا نظر
تا گزرتے وقت ہو دہشت نہ اُسکو رہنموں
لامحالہ لازمی ہی سب کو اُس پر سے عبور
قعرِ دوزخ میں قدم رکھتے ہی وہ گر جائینگے
بالیقیں ہو جائیں گے حسبِ مراتب اُس سے پار
جو طریقت پر رہے ہیں تابعِ شرعِ حبیب
اور کہے گی جلد مجھ پر سے گزر اے راستباز
برقِ خاطف کی طرح گزریں گے وہ اک آن میں
یا بمثالِ بادِ پا تیز اُس سے ہوگی اُن کی چال
نورِ ایماں کی ضیا میں جلد ہو جائیں گے پار
اُن سے کم سب سستیٔ رفتار سے گھبرائیں گے
اُسقدر ہی رنج دیری چال میں وہ پائیگا

کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو رکھیں گے ۱۲
لہ آیہ کریمہ وان منکم الا واردھا کان علیٰ ربک حتما مقضیا کی طرف اشارہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص کو اُس پر سے عبور لازمی ہے یہ تمھارے پروردگار کی فیصلہ کی ہوئی یقینی بات ہے ۱۲
سلہ آیہ کریمہ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کی طرف اشارہ ہے جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اُس پر قائم رہے تو انکو خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے ۱۲ سلہ حدیث نبوی جز یا مومن

بقیہ بر صفحہ ۲۸

لیکن اُن میں سے بھی جو آخر خلاصی پائینگے
رنجِ بسیار و مشقت پا کے واں سے جائینگے

قیامت کے پانچ موقف کا بیان

پانچ موقف[1] اہلِ دیں کو آئینگے محشر میں پیش
جو ہیں بہرِ صالحین[2] و عالمین[3] و اہلِ کیش[4]

پانچ موقف وان معیّن وہ کریگا اس لئے
تا سوال اک اک جدا ہر ایک موقف پر کرے

نیک و بد ہر ایک تا اُس موقفِ عرصات پہ
آگے سب کے ایستادہ ہو کر دیں جواب یکدگر

جو سوالوں کا ادا کر دے جواب باصواب
طے کرے گا منزلِ موقف کو وہ بیشک شتاب

جو سوالوں کا نہ دے اچھا جواب اُس کو ضرور
لازمی صدہا برس ہر جا ہی رہنا ناصبور

کافروں کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا بیان

جتنے ہیں کفار مشرک گر کے دوزخ میں تمام
پھر نہ نکلیں گے مقام اُنکا وہیں ہوگا مدام

مومنِ عاصی اگر دوزخ میں ڈالے جائینگے
حسبِ مقدارِ گنہ جلکر رہائی پائیں گے

کچھ شفیعوں کی شفاعت سے خلاصی پائینگے
جو رہیں باقی وہ رحمِ حق سے بخشے جائینگے

فان نورک اطفأ لھبی اے مومن جلدی سے گزر جا تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ۱۲

[1] ٹھہرنے کی جگہ ۱۲ [2] اچھے کام کرنے والے [3] علم دین جاننے والے [4] دین کی عقل رکھنے والے [5] آیہ کریمہ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ پاک کے کاموں کی نسبت کسی کو دریافت کا حق نہیں لیکن بندوں کے افعال کی نسبت سوال ہوگا ۱۲ [6] آیہ کریمہ اِنّ الذین کفروا من اہل الکتاب والمشرکین فی نار جہنم خالدین فیہا کی طرف اشارہ ہے۔ اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کو اختیار کیا اور مشرکین یہ دونوں فریق دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔ ۱۲

کھولیں گے بابِ شفاعت پہلے ختم المرسلین[۱] | پھر و سردارِ عالم ہوں گے سارے شافعین

حوض کوثر کا بیان

مومن عاصی جو نکلیں گے سقر سے چھوٹ کر | ہوگا کوثر پر بر آئے[۲] شست وشو انکا گذر
دھو کے سب دود سقر اپنے بدن کو کر کے پاک | گھر کو اپنے خلد میں جائینگے شاد و فرحناک

درجات بہشت اور دیدار حق تعالیٰ کا بیان

آٹھ ہیں جنت کے درجے[۴] کل معین بالیقین | قول سے علماء دیں کے اسمیں شک ہرگز نہیں
اِن مقاموں میں بقدرِ درجہ علم و عمل | پائیگا ہر ایک مومن اپنا ایوان و محل

۱؎ آیۂ کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کی طرف اشارہ ہے (اے نبی کریم) آپ کا پروردگار آپ کو عنقریب وہ منزلت عطا کرے گا کہ آپ اُس سے راضی ہو جائیں گے۔

۲؎ کوثر ایک حوض کا نام ہے جس کا پانی دودھ سے سفید تر۔ شہد سے شیریں تر۔ مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا جو شخص ایک بار چکھے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آسمان پر جتنے تارے ہیں اُتنے اس کے آبخورے ہوں گے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو عطا ہوگا اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اُس کے تقسیم کرنے والے ہوں گے جناب شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے دل میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی محبت نہ ہوگی اُس کو ایک قطرہ کوثر کا نہ دونگا حدیث شریف میں آیا ہے کہ آدمی اگر کانوں میں اُنگلیاں رکھ لے تو اُسکو کوثر کے پانی کے بہنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

۳؎ آیۂ کریمہ انا اعطینٰک الکوثر پڑھ لیجئے جسمیں ارشاد باری ہے کہ (اے نبی کریم!) یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عنایت کیا۔ ۱۲

۴؎ اُن کے نام یہ ہیں۔ جنتِ عدن۔ جنت خلد۔ جنت نعیم۔ جنت الماویٰ۔ دارالسلام۔ علیین۔ جنت الفردوس۔ مقعد صدق۔ ۱۲

اپنی جائے خاص میں وہ شاد و خرم باخوشی
نعمتیں اُس کو ملیں گی حد سے زاید بیشمار
یعنی ہوتا جائیگا دیدارِ حق با چشمِ سر[1]

بے غم و رنج و الم ساکن رہیگا دائمی
سب سے افزوں تر رہے ذوقِ نعمتِ دیدارِ یار
چودھویں کے چاند[2] کے مانند ظاہر بالبصر

نعمتِ دیدارِ خالق نعمتِ عظمیٰ ہے بس[3]
ختم ہے اس پر سخن۔ اللہ بس باقی ہوس

حضرت معلی علیہ الرحمہ کا سجع اور مہر متبرکا ختم کتاب پر چسپاں کیگئی ہے

تمت

[1] آیۂ کریمہ وجوہ یومئذٍ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ کی طرف اشارہ ہے یعنی لوگوں کے دو فریق ہونگے جن میں سے ایک فریق یعنی مسلمان اپنے پروردگار کو دیکھیں گے اُن کے چہرے تر و تازہ ہوں گے -

[2] اشارہ حدیث شریف کی طرف یرون اللہ تعالیٰ کالقمر لیلۃ البدر لا یضامون یعنی خدا تعالیٰ عزشانہ کو ایسا دیکھیں گے جیسے کہ چودھویں رات کے چاند کو سب لوگ بے تکلف دیکھ سکتے ہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۱۲۔

[3] حضرت معلی علیہ الرحمہ کے دوسرے مسودہ میں ختم کتاب پر یہ شعر بھی درج ہے -

شعر ۔ سب سے افضل اور اعلیٰ نعمتِ دیدار ہے ؎ اِس پہ ہی ختم کلام و خاتمۂ اشعار ہے ۱۲ -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفۃ المسلمین امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور بہ مناجات
احقر العباد محمد ریاض الدین علی صدیقی ریاض حیدر آبادی فرزند حضرت معلیٰ علیہ الرحمۃ کا خمسہ

قطعہ

عجب حسن بیاں ہے اس مناجات مبارک میں ٭ ہے ہر شان تبلا کسر نفسی پر فدا صدیقی
کلام پاک یار غار حضرت مصطفےٰ تجھ پر ٭ قسم اللہ کی ہوتی ہے تاثیر دعا صدیقی
الٰہی اس کلام پاک پر احقر کے بھی مصرع ٭ رہیں مقبولیت کے ساتھ با صدق و صفا صدقے

خمسہ

ہو گیا ہے دل بہت امراض عصیاں سے علیل
جاؤں تو کس در پہ جاؤں خستہ جاں عاصی ذلیل
کون ایسے وقت میں ہو بے سہاروں کا کفیل
خُذ بلطفك یا الٰهی من لهٗ زادٌ قلیل
مُفلسٌ بالصّدقِ یاتی عِندَ بابِكَ یا جلیل

درگزر کرنا تجھے شایاں ہے اے میرے حلیم
رحم کرنا عاصیوں پر شان ہے تیری رحیم
تو بڑا ستار ہے غفار ہے مولیٰ کریم
ذنبهٗ ذنبٌ عظیمٌ فاغفر الذّنب العظیم
انّهٗ شخصٌ غریبٌ مُذنبٌ عبدٌ ذلیل

تجھ سے کچھ مخفی نہیں ہے میرے خلاق علیم
عین حکمت ہیں ترے سب کام اور تو ہے حکیم
فضل فضل ہے ترا ہر حال میں یارب کریم
ذنبهٗ ذنبٌ عظیمٌ فاغفر الذّنب العظیم
انّهٗ شخصٌ غریبٌ مذنبٌ عبدٌ ذلیل

ہے ہمیں ہر دم ہمیشہ جستجوئے لعب و لہو
دل بہت بیکار کاموں میں رہا کرتا ہے محو
آفت جاں دشمن ایماں ہیں سب افعال لغو
منهُ عصیانٌ و نسیانٌ و سهوٌ بعد سهوٍ
منك احسانٌ و فضلٌ بعد اعطاء الجزیل

سہو و نسیاں کی میرے یار نہیں ہے کوئی حد
نیکیاں ہوتی نہیں ہوتے ہیں سب افعال بد

یہہ دعا صدقہ نبیؐ کا ہو نہ تیرے در سے رد
قال یاربّی ذنوبی مثل رملٍ لا تعد

فاعفُ عنّی کلّ ذنبٍ فاصفح الصّفح الجمیل

ہو معمّا جبر کا اور قدر کا کس طرح حل
ڈالتا ہے نفس سرکش نیک کاموں میں خلل

ہے دلِ بے دست و پا کو دم بدم خوفِ اجل
کیف حالی یا الٰہی لیس لی خیر العمل

سوء اعمالی کثیرٌ زاد طاعاتی قلیل

روز افزوں ضعف ہے بڑھتی چلی کم طاقتی
اور دل راہ یقیں میں ہو چلا ہے علّتی

نیک کاموں میں نہیں لگتا ہے یہہ ۔ بدقسمتی
عافنی من کلّ داءٍ فاقض عنّی حاجتی

انّ لی قلبا سقیما انت من یشفی العلیل

ہم کو جنّت کی ہوس نے خواہش حور و قصور
ہے یہی بس التجا اللہ تا یوم النّشور

اپنی قربت سے نہ ہونے دے کبھی یک لحظہ دور
انت شافی انت کافی فی مھمّات الامور

انت حسبی انت ربّی انت لی نعم الوکیل

کر طریقت میں عطا ہم کو صراطِ مستقیم
رکھ ہمیں یارب مقامِ امن میں ہر دم مقیم

نور کی صورت نظر آئے ہمیں نارِ جحیم
ربّ ھب لی کنز فضلٍ انت وھّابٌ کریم

اعطنی ما فی ضمیری دلّنی خیر الدّلیل

رکھ ہمیں کبر و ہوس بغض و حسد سے پاک صاف
ہو نہ کوئی کام ہم سے تیری مرضی کے خلاف

کعبۂ مقصود کا حاصل رہے ہر دم طواف
ھب لنا ملکا کبیرا نجّنا ممّا نخاف

ربّنا اذ انت قاضٍ والمنادی جبرئیلؑ

آتشِ عشقِ نبیؐ سے خوفِ دوزخ کو مٹا
اُن کے نورِ پاک کا جلوہ ہمیں ہر دم دکھا

ہو ہمارے سر کو سایہ ان کی رحمت کا عطا
قل لنار ابردی یاربّ فی حقّی کما

قلت قل یا نار کونی انت فی حقّ الخلیلؑ

کر جہاں تک ہو سکے تجھ سے ریاضِ اصلاحِ روح
ہے بڑی نعمت حقیقت میں یہی روحِ پُر فتوح

صاحبِ کوثرؐ کی دھن میں صبحدم کہہ السبّوح
این موسیٰؑ این عیسیٰؑ این یحییٰؑ این نوحؑ

انت یا صدّیق عاصٍ تب الی المولی الجلیل

نتیجۂ فکر مولوی محمد غوث الدین صاحب انصاری اقبال خلف

مولوی محمد حفیظ الدین صاحب قبلہ انصاری عفی عنہ مرحوم

مرحبا صد مرحبا کیسا عظیم الشان ہے — نام خود جس کا حمایت نامۂ ایمان ہے

ہے احادیث اور کلام اللہ کا یہ ترجمہ — اس کا ہر فرمان بیشک واجب الاذعان ہے

عطر گر کہئے شریعت اور طریقت کا اسے — ہے بجا اسواسطے یہ اہل دیں کی جان ہے

لیجیے اردو نظم میں اک پاک ہستی کے سبب — حضرت جامی علیہ الرحمہ کا فیضان ہے

یاد کرنے کیلئے ارکان دیں احکام دیں — صاف صاف الفاظ ہیں کیا مختصر اعلان ہے

ہیں عقائد ہی مقدم مذہب اسلام میں — اُن سے پوشیدہ نہیں جو صاحب ایمان ہے

محنت حضرت معلّٰی کا صلہ اللہ دے — فی الحقیقت خلق پر ان کا بڑا احسان ہے

سنہ سہ بارہ طبع کی تاریخ کا اقبال ہم — دو دفعہ کہدو (حمایت نامۂ ایمان ہے)

۶ ۷ ۲ ۲

۱۳۴۴ھ

ہے اگر فکر سنہ فصلی تو یہ مصرعہ کہو
لیجیے اب بہر حمایت نامۂ ایمان ہے

۱۳ ف ۵۵

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ اما بعد خدائے عزوجل کا شکر ہے کہ رسالۂ حمایت نامۂ ایمان کی طبع ثالث رمضان المبارک میں ختم ہوئی قبل ازیں دو مرتبہ اس کے کثیر التعداد نسخے طبع کرائے گئے اور اللہ جلشانہ نے اسکو وہ مقبولیت عطا فرمائی کہ ہاتوں ہاتھ نکل گئی اور ہنوز مانگ ہو رہی ہے سررشتۂ مذہبی سرکار عالی نے بھی اسکو اہل خدمات شرعیہ کو صحیح عقائد یاد دلانے کی غرض سے مفید تصور فرمایا اور کئی نسخہ خرید کئے۔

سررشتۂ تعلیمات سرکار عالی نے بھی اس کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور ذریعہ حکم نشان ۱۱۹ مورخہ ۲۴ اردی بہشت ۱۳۳۵ ف مشمولہ مثل محکمہ صدر نظامت تعلیمات سرکار عالی ۱/۱۸ ۳۵ صدر مہتمم صاحبان تعلیمات اسماتذہ بلدہ و صدر مہتممہ صاحبہ مدارس نسوان سرکار عالی کی خدمت میں اسکی نسخہ مد انعام طلباء سے خریدنے کیلئے بالفعل حکم صادر فرمایا۔

قبل ازیں رسالہ ہذا جو دو دفعہ طبع ہوا اُس میں اور اِس میں بعض ترمیمات ضروری ہیں اسکی وجہ یہہ کہ حضرت معلّیٰ علیہ الرحمۃ کے دو مسودہ اس رسالہ کی نسبت دستیاب ہوئے ہیں دوسرے مسودہ کے لحاظ سے دو شعر ایسے درج ہوئے ہیں جو طبع اول و طبع ثانی میں ہم مضمون ہونے کے لحاظ سے طبع نہیں کرائے گئے تھے مگر طبع ثالث میں اُن ہم مضمون اشعار کا بھی اندراج کردیا گیا کیونکہ ایک مضمون اگر مختلف طور سے بیان کیا جائے تو ناظرین کو سمجھنے اور سمجھانے میں سہولت ہوتی ہے صفحہ (۶) کا تیسرا شعر اور صفحہ (۷) کا ساتواں شعر جدید ہے جو حضرت معلّیٰ علیہ الرحمہ ہی کا طبعزاد ہے اِس کے علاوہ مسودۂ موصوف کے لحاظ سے لفظی رد و بدل بھی کیا گیا ہے۔

اس رسالہ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں (نوٹ) ریاض معلّیٰ ۸ جزو میں بہترین طبع شدہ بہ لحاظ کاغذ (عنقا) وغیرہ میں ملسکتا ہے۔

حاجی محمد احتشام الدین تجلّی